عہدیداران کو قرآنی احکامات کا عملی نمونہ بن کر امانتوں کی ادائیگی اور اخلاق حسنہ سے متصف ہونے کی تلقین

رمضان عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ہماری کمزوریوں کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 3 جولائی 2015ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 3 جولائی 2015ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں بیان خدا تعالیٰ کے احکامات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا اور دوسروں کو ان احکامات کی یاددہانی کروانا جماعت احمدیہ کے ہر سطح کے عہدیداران اور مربیان کی ذمہ داری ہے۔ اور اس کے لئے سب سے پہلے انہیں خود اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر کے نمونہ بننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو 50 فیصد سے زیادہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے احکام خداوندی پر چلنے والی بن سکتی ہے۔ اور اس طرح ہم اپنی اصلاح کے ساتھ دنیا کو بھی حقیقی اخلاق کے معیاروں کا پتہ دے سکتے ہیں۔ فرمایا کہ رمضان کا مہینہ بندے کی اصلاح کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ مہینہ جہاں ہماری عبادتوں کی طرف توجہ دلانے کا مہینہ ہے وہاں ہماری کمزوریوں کی طرف توجہ دلانے اور ان کی اصلاح کا بھی مہینہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے والوں کے معیار بہت بلند اور اونچے ہونے چاہئیں۔ بغیر کسی جائز عذر کے روزے نہیں چھوڑنے چاہئیں، عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح رمضان میں قرآن کریم کا زیادہ پڑھنا بھی مسنون ہے۔ عبادتیں ضروری ہیں۔ نوافل پڑھنے چاہئیں، زیادہ سے زیادہ اپنی زبانوں کو ذکر الٰہی سے تر رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ پس اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم میں حکم ہے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرو تا کہ تمہارے دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ فرمایا کہ جب بعض کارکنان اور عہدیداران کے بارے میں یہ شکایت ملتی ہے کہ نمازوں میں سست ہیں، بیت الذکر میں نہیں آتے یا بعض ایسے ہیں جو گھروں میں بھی نہیں پڑھتے تو اس بات پر بڑی شرمندگی ہوتی ہے۔ پس ہر وقت ہوشیار رہ کر ہمیں اپنی عبادتوں کی نگرانی اور حفاظت کی ضرورت ہے تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے چلے جائیں اور روحانی ترقیات حاصل کرنے والے ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ کا ہمیں حکم ہے کہ اپنی امانتوں میں خیانت نہ کرو۔ حضرت مسیح موعودؑ نے شرائط بیعت میں خاص طور پر خیانت نہ کرنے اور اس سے بچنے کا ہم سے عہد لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ خدا تعالیٰ، نہ اس کے رسول ﷺ اور نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کر سکتا ہے۔ حقوق کی ادائیگی میں خیانت تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ نتیجتاً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین باتوں کے بارے میں ایک مومن کا دل خیانت نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت۔ ہر ایک کیلئے خیر خواہی۔ جماعت کے ساتھ مل کر رہنا۔ فرمایا پس اس میں اللہ تعالیٰ کا حق بھی ہے، بندوں کے حق بھی ہیں اور جماعت سے وفا کا حق بھی ہے۔ حضور انور نے ان تینوں باتوں کی وضاحت بیان کرتے ہوئے امانتوں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ جو شخص بدنظری سے، خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہدوں اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پھر ایک اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے جو معاشرے کے حسن کو نکھارنے والا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال کی قربانی پیش کرو، غصہ کو دباؤ اور لوگوں سے درگزر کا معاملہ کرتے ہوئے ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔ فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے ساتھ بعض دفعہ قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ باوجود تنگی کے دوسروں کو اپنے پر ترجیح دیتے تھے۔ پھر اس کردار کی عظمت کی اعلیٰ ترین مثال تو ہمیں آنحضرت ﷺ کے اسوہ میں نظر آتی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے صحابہؓ کی اس طرح تربیت کی کہ ان کے جائز غصوں کو بھی عفو میں بدل دیا اور ان کو احسان کرنے کے اسلوب سکھائے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے، اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصہ وغیرہ بالکل نہ ہو۔ اگر کوئی بدگوئی کرے تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلدی خدا تک پہنچ جاؤ گے۔ حضور انور نے فرمایا کہ پس اللہ تعالیٰ اس رمضان میں ہمیں عبادتوں کے معیار بڑھانے کے ساتھ دوسرے معاشرتی اخلاق اور حقوق کی ادائیگی کے معیار بھی قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے رمضان میں جماعت کی ترقی، ہر قسم کے شر سے بچنے اور دین حق کے غلبہ کیلئے بہت زیادہ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔